International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 03,Oct-Dec2024
PP: 36-46

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسلامی معاشرے میں مصنوعی ذہانت کا کردار ایک فقہی اور اخلاقی تجزیہ

The role of Artificial Intelligence in Islamic Society, A Jurisprudential and Ethical Analysis

Naeema Ahmad
DM(drawing master)teacher Government Girls Higher secondary School Thakh bhai Mardan, M Phil scholar department of Islamic studies, Women University Mardan.

Kalsoom Bibi
Mphil Scholar department of Islamic studies, Women University Mardan.

Abstract

Artificial Intelligence (AI) is rapidly emerging as a transformative technology in Islamic societies, offering significant opportunities across various fields. Guided by the principles of the Qur'an and Sunnah, its application must align with Islamic values such as justice, transparency, and respect for human dignity. AI holds immense potential in areas like education, healthcare, judicial systems, and welfare initiatives, but its misuse can lead to ethical and societal challenges.This paper explores the role of AI from a Shariah and ethical perspective, highlighting both its benefits and risks. It addresses challenges such as its misuse, potential impacts on employment, and unethical objectives while proposing solutions rooted in Islamic jurisprudence and ethics. Collaboration between scholars, experts, and communities is emphasized to ensure AI is

CC BY

used responsibly, promoting Islamic values and serving humanity effectively.

***Key Words**: artificial intelligence, judicial system, Islamic values, ethic.*

موضوع کا تعارف

دنیا تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور ٹیکنالوجی کے میدان میں حیرت انگیز ایجادات نے انسان کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے۔

ان میں سے ایک اہم پیش رفت مصنوعی ذہانت (اے آئی) جو انسانی دماغ کی طرح سوچنے سمجھنے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے یہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہو رہی ہے اسلامی معاشرہ بھی اس جدید ٹیکنالوجی کے اثرات سے مبرا نہیں کہ ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ٹیکنالوجی جہاں زندگی کو مؤثر اور آسان بنا رہی ہے وہاں اسلامی معاشرے میں اس کا کیا کردار ہے ؟

اگر مصنوعی ذہانت مستقبل میں انسانی تخلیق کے مقابل تخلیقات پیش کرنے کے قابل ہو جاتی ہے تو پھر ایک عالم فقہی اور محقق کی کیا حیثیت ہو گی؟اس کی تخلیق اور تنقید اور رائے پر کس قدر اعتبار کیا جا سکتا ہے؟ مصنوعی ذہانت اگر کسی مخصوص فرقے یا کسی خاص تہذیب و ثقافت کے حوالے سے تعصب سے کام لیتی ہے تو کیا اس کی تصدیق و درستی اور اصلاح ممکن ہو سکے گی؟

اس آرٹیکل میں ہم اسلامی معاشرے میں مصنوعی ذہانت کا کردار کا جائزہ لینگے اور دیکھیں گے کہ یہ ٹیکنالوجی کس طرح مسلم معاشرتی تعلیمی و مذہبی اصولوں کو متاثر کر سکتی ہے۔

اس تجزیے میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کس طرح مصنوعی ذہانت کو تعلیم صحت اور انتظامی شعبوں میں اسلامی اقدار کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ تجزیہ کے نتائج سے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر مصنوعی ذہانت کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال لیا جائے تو یہ معاشرے کی ترقی اور فلاح کے لیے اہم ذریعہ بن سکتی ہے تاہم اس کے غلط استعمال کے خطرات اور اخلاقی حدود کی پاسداری پر زور دیا گیا ہے۔

یہ آرٹیکل اسلامی معاشرے کی رویوں اور موجودہ تکنیکی رجحانات کا تجزیہ پیش کرتی ہے ۔جو مستقبل میں مصنوعی ذہانت کے اسلامی معاشرے پر اثرات کو سمجھنے کیلئے ایک رہنما اصول فراہم کر سکتی ہے۔

سب سے پہلے ہم سمجھیں گے مصنوعی ذہانت کیا ہے اور اس کے اہم اقسام اور ذرائع کون کون سے ہیں مصنوعی ذہانت کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے جو روزمرہ زندگی کے ایسے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لیے کمپیوٹر کا استعمال کرتی ہے جنہیں اصل میں کوئی انسانی دماغ ہی حل کر سکتا ہے۔

اس کو کمپیوٹر کی پانچویں جنریشن بھی کہا جاتا ہے۔

سٹورٹ رسل کے مطابق" مصنوعی ذہانت ایجنٹس کا مطالعہ ہے جو ماحول سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر عمل انجام دیتے ہیں۔"(1)

اس کے اہم ذرائع ہیں جو مختلف طریقوں سے مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو سمجھنے ترقی دینے اور نافذ کرنے میں مدد

دیتے ہیں ان ذرائع کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) مشین لرننگ: (Machine Learning)

یہ مصنوعی ذہانت کا ایک اہم ذریعہ ہے جس میں ایک کمپیوٹر کو ڈیٹا کی بنیاد پر بغیر کسی خاص کوڈنگ کے سیکھنے اور فیصلے کرنے کی تربیت دی جاتی ہے مشین لرننگ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

سپروائزڈ لرننگ: (Supervised Learning)

اس میں پہلے سے لیبل شدہ ڈیٹا کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ان سپروائزلرننگ: (Un Supervised Learning)

اس میں بغیر لیبل شدہ ڈیٹا پر تربیت دی جاتی ہے۔

ری انفورسمنٹ لرننگ: (Reinforcement Learning)

اس میں مشین کو انعام یا سزا کے ذریعے سکھایا جاتا ہے۔

(2) روبوٹکس: (Robotics)

روبوٹکس مصنوعی ذہانت کا عملی استعمال کیا جا سکتا ہے مشین مختلف کاموں کو انجام دیتی ہے جیسے فیکٹریوں میں پروڈکشن طبّی سرجری خطرناک حالات میں انسانی مدد کرنا وغیرہ۔

(3) نیورل نیٹ ورکس: (Neural Networks)

یہ انسان کے دماغ کے طرز پر بنائے گئے الگوردمز ہیں جو انسانی دماغ کی طرح پیچیدہ مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے مثلاً تصویر یا آواز کی پہچان خود کار گاڑیاں وغیرہ۔(2)

(4) قدرتی زبان کی پروسیسنگ: (Natural Language Processing)

اس کے ذریعے کمپیوٹرز انسانی زبان (این ایل پی) کو سمجھ سکتے ہیں اور اس پر عمل کر سکتے ہیں جیسے ترجمہ کرنا سوالات کے جوابات دینا چیٹ بوٹس بنانا مثلاً گوگل ٹرانسلیٹ چیٹ بوٹس اور چیٹ جی پی ٹی وغیرہ۔

(5) کمپیوٹر وژن: (Computer Vision)

اس کا استعمال تصویری ڈیٹا کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جیسے چہرہ شناخت کرنا، میڈیکل امیجنگ میں بیماریوں کا پتہ لگانا، خود کار گاڑیاں وغیرہ۔

(6) ماہر نظام: (Expert System)

یہ ایسے کمپیوٹرز پروگرامز ہیں جو کسی خاص شعبے میں ماہرین کی طرح مشورے دیتی ھیں جیسے میڈیکل ڈائیگنوسس مالیاتی تجزیے وغیرہ۔

(7) ڈیپ لرننگ: (Deep Learning)

ڈیپ لرننگ نیورل نیٹ ورکس کی ایک جدید شکل ہے جو بڑے اور پچیدہ ڈیٹا سپیس سے سیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے جیسے خود کار گاڑیاں اواز کی شناخت ویڈیو گیمز میں مصنوعی ذہانت۔(3)

(8)ڈیٹا مائننگ : (Data Mining)

ڈیٹا مائننگ وہ عمل ہے جس کے ذریعے مختلف ذرائع سے ڈیٹا حاصل کر کے اس میں پوشیدہ معلومات نکالی جاتی ہے۔ مارکیٹنگ کی حکمت عملی بنانا صارفین کے رجحانات کا تجزیہ وغیرہ ڈیٹا مائننگ کے ذریعے کی جاتی ہے۔(4)

(9)خودکار فیصلے:(Automatic decision making)

مصنوعی ذہانت مشینوں کو خودکار طریقے سے فیصلے کرنے کے قابل بناتی ہے خاص طور پر ایسے ماحول میں جہاں فوری رد عمل کی ضرورت ہو جیسے اسٹاک مارکیٹ کی تجارت ایمرجنسی وغیرہ۔

(10) مصنوعی ذہانت اور انٹرنیٹ آف تھنگز: (AI and IOT)

انٹرنیٹ اف تھنگز میں موجود ڈیوائسز کو مصنوعی ذہانت سے منسلک کیا جاتا ہے تاکہ وہ خودکار طریقے سے ڈیٹا جمع کریں اور فیصلہ کریں جیسے اسمارٹ گھروں کے نظام کی خودکاری کا نظم و نسق وغیرہ۔(5)

مصنوع ذہانت کے یہ ذرائع زندگی کے مختلف شعبوں میں انقلاب بر پا کر رہے ہیں ان کا استعمال تعلیم طب صحت اور تحقیق میں بہتری کے لیے ہو سکتا ہے بشرط یہ کہ اخلاقی اور انسانی وفلاح اور اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

اسلامی معاشرت میں (اے آئی) کے استعمال کی حکمت عملی:

اسلامی معاشرے کے اندر متعدد میدانوں میں مصنوعی ذہانت کو استعمال کیا جاسکتا جن میں معاشرتی معاشی تعلیمی اور مذہبی پہلو شامل ہیں۔

(1) تعلیم و تعلم کے میدان میں کردار:

اسلام علم کے حصول اور نئی ایجادات کو بنانے کی ترغیب دیتا ہے قران پاک میں اللہ تعالی نے فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّـذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّـذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ

ترجمہ: " بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ھیں؟ یقینا نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں "(6)

مصنوعی ذہانت ایک علم ہے جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے بشرط یہ کہ اس کا مقصد فائدہ پہنچانا ہو۔

یہ اسلامی معاشرے میں تعلیم کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہے قران و حدیث کی تشریح اسلامی تاریخ کی تعلیم دور فقہ کی تفہیم کے لیے (اے آئی) پر مبنی سافٹ وئیرز استعمال کیے جاسکتے ہیں یہ طلباء کو انفرادی انداز میں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو زیادہ موثر انداز میں سکھانے کے لیے نئے طریقے متعارف کرواسکتے ہیں۔

(2) مذہبی امور میں آسانی:

مصنوعی ذہانت اسلامی معاشرت خدمات جیسے: نماز کے اوقات، قبلہ کا تعین، زکوۃ کلکولیٹر اور شرعی مسائل کے حل کے لیے مفید ٹولز فراہم کرتی ہے جدید ایپلیکیشنز مسلمانوں کو دین کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

(3) معاشرتی اور اقتصادی ترقی:

مصنوعی ذہانت اسلامی معاشرے میں اقتصادی نظام کی بہتری کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہے اسلامی بینکنگ اور مالیاتی نظام میں اے ائی کو استعمال کر کے شریعت کے مطابق سود سے پاک نظام کو زیادہ شفاف اور منظّم بنایا جا سکتا ہے۔

(4) عدلیہ اور قانون سازی میں معاونت :

قران و سنت کے مطابق انصاف کو برقرار رکھنا اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے جیسا کہ قران میں انصاف کا حکم دیا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

بے شک اللہ انصاف کا حکم دیتا ہے۔" (7)

مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام جیسے کی عدالتوں میں پیش گوئی کرنے والے ماڈلز انصاف کی فراہمی میں مددگار ہو سکتے ہیں لیکن ان کا استعمال انسانی تعصب سے پاک ہونا چاہیے۔

(5) فتاوی نظام:

اس نظام پر مبنی فتوی فراہم کرنے والے سسٹم علماء کو دینی مسائل کے حل میں مدد دے سکتے ہیں لیکن انسانی علماء کی نگرانی ضروری ہے تاکہ غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔

(6) سماجی بہبود:

اسلام کا اہم اصول یہ ہے کہ یہ کام انسانیت کی بھلائی کے لیے کیا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَلْقُ اللّٰہِ عِیَالُہٗ، فَاَحَبُّ خَلْقِ اللّٰہِ إِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ إِلَی عِیَالِہٖ۔"

" اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے لیے فائدہ مند ہو" (8)

مصنوعی ذہانت غربت کے خاتمے کے لیے وسائل کی درست تقسیم اور حکومتی پالیسیوں کی رہنمائی کر سکتی ہے اس کے ذریعے اسلامی معاشروں میں جرائم کی نگرانی اور ان کی روک تھام کے لیے بہتر نظام قائم کیے جا سکتے ہیں۔

(7) اخلاقی و شرعی حدود:

اسلام اخلاقیات کو بہت اہمیت دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال میں اسلامی معاشرہ شرعی حدود کا پابند ہے اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو اور اس سے نقصان نہ پہنچے اس کا استعمال غیر اخلاقی سرگرمیوں جیسے جھوٹ فریب اور ناجائز تفریح کے لیے کرنا ممنوع ہو گا۔

(8) دعوت و تبلیغ:

اسلام کی دعوت و تبلیغ ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے قران میں بھی دعوت کا حکم ملتا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث

کرو جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ "(9)

دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات کو موثر انداز میں پہنچانے کے لیے اے ائی پر مبنی سسٹمز استعمال کیے جاتے ہیں جو مختلف زبانوں میں قران و حدیث کا ترجمہ اور تشریح کر سکیں:

اسلامی نقطہ نظر اور مصنوعی ذہانت کے اخلاقی چیلنجز:

اگرچہ مصنوعی ذہانت کے بہت سے فوائد ہیں لیکن اس کے کچھ اخلاقی چیلنجز بھی ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(1) پرسنل پرائیویسی کی خلاف ورزی:

اخلاقی خدشات (اے آئی) کے ذریعے لوگوں کی ذاتی معلومات کا غلط استعمال ہو سکتا ہے جو کہ اسلام میں انتہائی ناپسندیدہ ہے۔

قران مجید میں ارشاد ہے:

يَآ اَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْـرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْـمٌ ۖ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْـمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰـهَ ۚ اِنَّ اللّٰـهَ تَوَّابٌ رَّحِيْـمٌ

ترجمہ: " اے ایمان والو! بہت سی بد گمانیوں سے بچتے رہو، کیوں کہ بعض گمان تو گناہ ہیں، اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے،

کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔"(10)

مصنوعی ذہانت کے ذریعے ڈیٹا کی نگرانی یا لوگوں کی پرائیویسی کو متاثر کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ورزی جیسا کہ حدیث مرفوع میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ دنیا میں کسی بندے کے عیب چھپائے گا قیامت کے دن اللہ تعالی اس کے عیب چھپائے گا۔(11)

(2) انسانی تعلقات پر اثرات:

(اے آئی) کی زیادتی انسانی تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے جبکہ اسلامی معاشرہ خاندانی اور سماجی تعلقات کی اہمیت پر زور دیتا ہے جیسا کہ قران مجید میں ذکر ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۖ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

ترجمہ: " اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو، پس اگر ایک ان میں دوسرے پر ظلم کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے، پھر اگر وہ رجوع کرے تو ان دونوں میں انصاف سے صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"(12)

اس طرح ایک اور آیت میں ذکر ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

ترجمہ: "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"(13)

فیک نیوز، اور جعلی بیانات کی تخلیق سے معاشرتی اور اخلاقی خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

علماء کو ان مسائل پر فتاویٰ جاری کرنے ہوں گے تاکہ ایسے کاموں کو ممنوع قرار دیا جا سکے جو جھوٹ، دھوکہ دہی، یا فتنے کا باعث بنتے ہیں۔

(3) معاشرتی عدم مساوات:

اگر (اے آئی) کی رسائی محدود طبقے تک رہے تو یہ اسلامی مساوات کے اصول کے خلاف ہو سکتا ہے۔

(4) ملازمتوں پر اثرات:

(اے آئی) کے زیادہ استعمال سے روزگار کے فراہم مواقع کم ہو سکتے ہیں جو کہ معاشرتی عدم توازن کا سبب بن سکتا ہے۔ اس پر فقہی اصولوں کے مطابق غور کیا جانا چاہیے۔

(5) مغربی اثرات:

مصنوعی ذہانت کی ترقی اکثر مغربی اثرات پر مبنی ہوتی ہے جو اسلامی معاشرے کی اقتدار سے متصادم ہو سکتی ہے اس لیے اسلامی معاشرے کو اپنی ثقافت رسولوں کے مطابق ٹیکنالوجی کی ترقی پر توجہ دینی چاہیے۔

فقہی مسائل میں مصنوعی ذہانت کے ممکنہ استعمال کی تجاویز:

اس سے پہلے کے ہم مصنوعی ذہانت کا تجزیہ فقہی مسائل پر کریں، فقہ کی تعریف بیان کرتے ہیں.

کتاب الوجیز فی اصول الفقہ میں فقہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"الفقهُ: العلمُ بالأحكامِ الشرعيةِ العمليةِ المكتسبِ من أدلتِها التفصيلية."(14)

ترجمہ: فقہ، شریعت کے عملی احکام کا وہ علم ہے جو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔

فقہ کی مذکورہ تعریف سے مراد ایسے احکام جو قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انسان کے اعمال اور زندگی کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔ عملی سے مراد وہ احکام ہیں جو انسان کے اعمال و افعال سے متعلق ہیں، مثلاً عبادات (نماز، روزہ) اور معاملات (خرید و فروخت، نکاح)۔

فقہ ان احکام کو تفصیلی دلائل سے حاصل کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ علم قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس جیسے شرعی مصادر سے حاصل کیا جاتا ہے۔

اب ہم ان کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی اجتہاد اور فتاوی کے میدان میں اہمیت درج ذیل پہلوؤں میں نمایاں ہوتی ہے:

1. قرآن کی تفہیم اور تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات

ترجمہ اور تفسیر کے لیے نیورل نیٹ ورک

ماڈلز، GPT یا Google جیسے قرآن کا مختلف زبانوں میں ترجمہ تشریح فراہم کرنے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔اس کے ذریعے شناخت معانی کے سیاق وسباق کو سمجھ کر بہتر ترجمے کیے جا سکتے ہیں۔

تجوید سیکھنے کے لیے صوتی AI (Speech Recognition) کے ذریعے تجوید کے اصولوں کے مطابق قرآن کی تلاوت سیکھنے میں مدد دی جاسکتی ہے۔

صارف کی آواز کو سن کر AI تجوید کی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتا ہے اور درستگی کے لیے رہنمائی دے سکتا ہے۔

موضوعات کے حساب سے قرآن کی آیات کی درجہ بندی:

AI کے ذریعے قرآن کو موضوعاتی طور پر تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ کسی بھی موضوع پر متعلقہ آیات فوری طور پر دستیاب ہوں، جیسے نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ۔

2. احادیث کی تفہیم میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات

احادیث کی تلاش کے لیے ڈیٹا بیس

AI ماڈلز کا استعمال کر کے کسی بھی حدیث کو موضوع، الفاظ، یا راوی کے حوالے سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔

حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کا تعین کرنے کے لیے AI، اسناد اور متون کے تجزیے میں مدد دے سکتا ہے۔

احادیث کی درجہ بندی اور مطابقت

AI احادیث کو مختلف فقہی مسائل کے مطابق ترتیب دے سکتا ہے تاکہ کسی مسئلے پر تمام احادیث آسانی سے دستیاب ہوں۔

احادیث کی صوتی تشریح

AI ماڈلز صوتی اسسٹنٹس (جیسے Alexa یا Google Assistant) کی مدد سے احادیث کی تلاوت اور ان کی تشریح فراہم کر سکتے ہیں۔

3) فقہی اصولوں کی تفہیم اور اجتہاد میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات:

فقہی مسائل کے حل کے لیے چیٹ بوٹس:

AI پر مبنی چیٹ بوٹس تیار کیے جا سکتے ہیں جو فقہ کے اصولوں اور اجتہاد کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کریں۔

مثال: "نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟"

. اجتہادی مسائل میں رہنمائی:

AI فقہ کے مختلف مکاتب فکر (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے اصولوں کو سمجھ کر ایک مسئلے پر موجود تمام آراء پیش کر سکتا ہے۔

یہ پیچیدہ مسائل میں اجتہاد کے لیے علماء کی معاونت کر سکتا ہے۔

. فقہی فتاویٰ کی تنظیم:

AI کے ذریعے فتاویٰ کو ایک ڈیجیٹل ڈیٹا بیس میں منظّم کیا جا سکتا ہے تاکہ ان تک آسان رسائی ممکن ہو۔

پرانے فتاویٰ اور جدید مسائل میں تعلق جوڑنے کے لیے AI کے تجزیاتی ماڈلز کارآمد ہو سکتے ہیں۔

. نماز کے اوقات کی تعیین میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات:

وقت کے حساب سے نماز کے شیڈول کی تشکیل:

AI سورج کے مقام اور موسم کی بنیاد پر مختلف علاقوں کے لیے نماز کے اوقات کو خودکار طور پر تیار کر سکتا ہے۔

نماز کے لیے یاد دہانی کے خودکار سسٹم تیار کیے جا سکتے ہیں۔

. جغرافیائی محل وقوع کے مطابق اوقات:

AI GPS ڈیٹا کے ذریعے کسی بھی علاقے میں نماز کے اوقات کی درستگی فراہم کر سکتا ہے۔

ان علاقوں کے لیے خصوصی رہنمائی فراہم کی جا سکتی ہے جہاں دن اور رات کی مدت غیر معمولی ہو، مثلاً قطبی علاقوں میں۔

اذان کی خودکار یاد دہانی:

AI پر مبنی ایپس اذان کا وقت یاد دلا سکتی ہیں، حتیٰ کہ مختلف آوازوں میں اذان پیش کر سکتی ہیں۔

5) دینی تعلیم اور تحقیق میں مصنوعی ذہانت کا کردار:

اسلامی علوم کے لیے مشین لرننگ:

قرآن، حدیث، اور فقہ کے نصوص کا تجزیہ کرنے کے لیے مشین لرننگ کے ماڈلز استعمال کیے جا سکتے ہیں تاکہ ان میں پائے جانے والے اصولوں اور مسائل کا گہرا مطالعہ کیا جا سکے۔

تحقیقی مقالے اور کتب کے مواد کا خلاصہ پیش کرنے کے لیے AI مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

تعلیمی ایپس اور گیمز:

بچوں کے لیے AI پر مبنی ایپس تیار کی جا سکتی ہیں جو انہیں قرآن، حدیث، اور فقہ کی تعلیم تفریحی انداز میں دیں۔

ڈیٹا اینالیٹکس:

AI، اسلامی کتب اور فقہی ذخیرے کا تجزیہ کر کے اہم موضوعات اور رجحانات کو نمایاں کر سکتے ہے۔

جدید اجتہاد اور مصنوعی ذہانت کا کردار

جدید مسائل پر فتاویٰ:

AI، معاصر ٹیکنالوجی اور فقہی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء کی معاونت کر سکتا ہے، جیسے کرپٹو کرنسی، مصنوعی ذہانت پر مبنی روبوٹس، یا بائیو ٹیکنالوجی کے مسائل پر۔

علماء کی معاونت:

AI علماء کے کام کو آسان بناتے ہوئے ان کے لیے تمام متعلقہ مواد فوری طور پر پیش کر سکتا ہے۔

مشہور AI ٹیکنالوجیز جو استعمال ہو سکتی ہیں:

1. نیورل نیٹ ورک ماڈلز:

جیسے (BERT (Google)، GPT (OpenAI ۔

اسلامی مواد کے لیے مخصوص ماڈلز تربیت دیے جاسکتے ہیں۔

2. نیشنل لینگویج پروسیسنگ: (NlP)

یہ احادیث اور قرآن کے متون کو سمجھنے اور ان کا ترجمہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

3. مشین لرننگ الگورتھم:

فقہی اصولوں پر مبنی مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4. صوتی شناختی سسٹم:

قرآن کی تلاوت اور تجوید کی تربیت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

5. جغرافیائی نظام (GIS):

نماز کے اوقات اور قبلہ کی سمت کے تعین کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اسلام کے مختلف شعبوں میں نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے قرآن، حدیث، فقہ، اور عبادات کو عام افراد کے لیے زیادہ قابل رسائی اور آسان بنایا جا سکتا ہے، جبکہ علماء کو جدید مسائل پر اجتہاد میں معاونت فراہم کی جاسکتی ہے۔

خلاصہ بحث

اسلامی معاشرے میں مصنوعی ذہانت ایک اہم اور مؤثر ٹیکنالوجی کے طور پر سامنے آ رہی ہے، جو زندگی کے مختلف شعبوں میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ تاہم، اس کا استعمال اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے، تاکہ یہ انسانیت کی خدمت اور فلاح کے لیے کارآمد ثابت ہو۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کو ایسا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے جو تعلیم، صحت، عدل وانصاف، اور فلاحی منصوبوں میں مددگار ہو، بشرطیکہ اس کے استعمال میں شفافیت، انصاف، اور انسانی وقار کا احترام کیا جائے۔

دوسری جانب، مصنوعی ذہانت کے غلط استعمال سے اخلاقی مسائل اور معاشرتی خطرات بھی پیدا ہو سکتے ہیں، جنہیں فقہی اجتہاد اور علماء کی رہنمائی کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اگر تعصب، ناانصافی، یا غیر اخلاقی مقاصد کے لیے استعمال ہو تو یہ اسلامی اقدار کی خلاف ورزی ہوگی۔ لہٰذا، مصنوعی ذہانت کو ایک ایسا اوزار بنانے کی ضرورت ہے جو نہ صرف جدید تقاضوں کو پورا کرے بلکہ اسلام کی بنیادی تعلیمات، یعنی عدل، امانت، اور بھلائی کے اصولوں کو بھی برقرار رکھے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات

(References)

1) Russell, Stuart J., and Peter Norvig، Artificial Intelligence: A Modern Approach,3rd Edition.p,2
2) Artificial Intelligence: A Modern Approach، Stuart Russell and Peter

Norvig(2020)،Chapter 18، 4th Edition publish,Pearson,pp733-694

3) Chapter 6Deep Feedforward LearningIan ,Goodfellow, Yoshua Bengio, and Aaron Courville 2016 MIT press,pp164-224

4) Han, J., Kamber, M., & Pei, J. (2011). Data Mining: Concepts and Techniques (3rd ed.). Morgan KaufmannPublishers, chapter 1,p 83_1

5) IRaj, P., & Raman, A. C. (2021). Artificial Intelligence and IoT: Applications and Technologies. Chapter 8 , page 201-236,CRC Press. ISBN: 9780367330961.

الزمر 69:39)

7) سورہ النحل 90:16

8) مسند احمد، حدیث نمبر 19824، جلد نمبر: 33، صفحہ نمبر: 156، ناشر: الرسالۃ العالمیۃ

9) سورۃ النحل 125:16)

10) سورۃ الحجرات 12:49

11) صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج القشیری، جلد: 4 حدیث نمبر 2580 باب: باب ستر عورات المسلمین، دار السلام

12) الحجرات 9:49)

13) سورۃ الحجرات 10:49

14) ڈاکٹر عبد الکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ ، باب تعریف اصول الفقہ و موضوعہ وفائدتہ، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، ص: 4-